



يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَى رَبِّكَ كَذِحًا فَمُلَاقِيهِ

اے انسان! بیکھر و پالا جا رہا ہے اپنے رب کی طرف کشاں کشاں با آخراں کے حضور پیش ہونا ہے تجھے۔

تفسیر ابن کثیر

علامہ عما الدین ابن کثیر

مترجم

مولانا محمد صاحب جونا گڑھی

الإنشفاق

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تعارف سورت:

موطا امام مالک میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے لوگوں کو نماز پڑھاتی اور اس میں اذا السماء ان شقت کی سورۃ پڑھتی اور سجدہ کیا اور فارغ ہو کر فرمایا کہ رسول اللہؐ نے بھی اسکے پڑھتے ہوئے سجدہ کیا تھا۔

یہ حدیث مسلم اور نسائی میں بھی ہے۔

بخاری میں ہے کہ حضرت ابو رافعؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ کے پیچھے عشاء کی نماز پڑھتی۔ اپنے اس میں اذا السماء ان شقت کی تلاوت کی اور سجدہ کیا۔ میں نے پوچھا تو جواب دیا کہ میں نے ابو القاسمؐ کے پیچھے سجدہ کیا ہے۔

(یعنی حضور نے بھی اس سورت کو نماز میں پڑھا اور آیت سجدہ پر سجدہ کیا اور محتذیوں نے بھی سجدہ کیا) پس میں توجہ تک آپ سے ملوں کا (اس موقع پر) سجدہ کرتا رہوں گا۔ (یعنی مرتبے دم تک)۔

صحیح مسلم اور سنن نسائی میں مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ تم نے رسول اللہ کے ساتھ سورۃ اذا السماء الشفت میں اور سورۃ اقرا با اسم ربک میں سجدہ کیا۔

إِذَا السَّمَاءُ انشَفَتْ (۱)

جب آسمان پھٹ جائے گا۔

وَأَذْنَتْ لِرَبِّهَا وَحْقَتْ (۲)

اور اپنے رب کے حکم پر کان لگائے گا اور اسی کے لائق وہ ہے

آسمان پھٹ جائے گا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیامت کے دن آسمان پھٹ جائے گا وہ اپنے رب کے حکم پر کار بند ہونے کے لیے اپنے کان لگائے ہوئے ہوگا۔ پھٹنے کا حکم پاتنے ہی پھٹ کر کلراہے ہو جائے گا۔ اسے بھی چاہیے کہ امر الہی بجا لائے اس لیے کہ یہ اس اللہ کا حکم ہے جسے کوئی روک نہیں سکتا جس سے ہو۔ اور نہیں جو سب پر غالب ہے اس پر غالب کوئی نہیں۔ ہر چیز اس کے سامنے پست، لا جا رہے۔ بے بس مجبور ہے۔

وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ (۳)

اور جب زمین سکھنچ کر پھیلا دی جائے گی،

اور زمین پھیلا دی جائے گی؛ بچھادی جائے گی؛ اور کشاورہ کر دی جائے گی۔

حدیث میں ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ زمین کو چڑے کی طرح سکھنچ لے کا یہاں تک کہ ہر انسان کو صرف دو قدم کانے کی جگہ ملے گی۔ سب سے پہلے مجھے بلا یا جائے گا۔ حضرت جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی دلکشیں جانب ہوں گے۔ اللہ کی قسم اس سے پہلے اس نے بھی اسے نہیں دیکھا تو میں کہوں گا۔ اللہ جبریل نے مجھ سے کہا تھا کہ یہ تیرے سیجھ ہوئے میرے پاس آتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا جس کہا تو میں کہوں گا۔ اللہ! پھر مجھے شفاعت کی اجازت ہو۔ چنانچہ مقام محمود پر کھڑا ہو کر میں شفاعت کروں گا اور کہوں گا۔ اللہ! تیرے ان بندوں نے زمین کے گوشے گوشے پر تیری عبادت کی ہے۔ ان جری

وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ (۴)

اور اس میں جو ہے وہ اسے اگلے دے گی؛ اور خالی ہو جائے گی

وَأَذْتَ لِرَبِّهَا وَحْقَتْ (۵)

اور اپنے رب کے حکم پر کان لگائے گی اور اسی کے لائقہ ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ زمین اپنے اندر کے کل مردے اگل دے گی اور خالی ہو جائے گی۔ یہ بھی رب کے فرمان کی نظر ہو گی اور اسے بھی یہی لائقہ ہے۔

يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَى رَبِّكَ كَذْهَا فَمُلَاقِيهِ (۶)

اے انسان تو اپنے رب سے ملتک یہ کوشش اور تمام کام اور محنتیں کر کے اس سے ملاقات کرنے والا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے انسان! تو کوشش کرتا رہے گا اور اپنے رب کی طرف ۲ گے بڑھتا رہے گا یہاں تک کہ ایک دن اس سے مل جائے گا۔ اور اسکے سامنے کھڑا ہو گا اور اپنے اعمال اور اپنی سُمیٰ و کوشش کو اپنے ۲ گے دیکھ لے گا۔

ابوداؤ دطیاری میں ہے کہ حضرت جرجیس نے فرمایا:

يَا مُحَمَّدُ، عِشْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَيْتٌ،

اے محمدؐ! لے جب تک چاہے بالآخر موت آنے والی ہے۔

وَأَحَبُّ (مَنْ) شِئْتَ فَإِنَّكَ مُفَارِقُهُ،

جس سے چاہ و دلستگی پیدا کر لے ایک دن اس سے جداگانہ ہوئی ہے۔

وَأَعْمَلْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مُلَاقِيهِ

جو چاہ عمل کر لے ایک دن اسکی ملاقات ہونے والی ہے۔

ملائقہ کی ضمیر کا مرتع بعض نے لفظ رب کو بھی بتایا ہے تو یہ معنے ہوں گے

اللہ تعالیٰ سے تیری ملاقات ہونے والی ہے وہ تجھے تیرے اعمال کا بدل دے اگا اور تیری تمام کوشش و سُمیٰ کا کچل تجھے عطا فرمائے گا۔

دونوں ہی باتیں آپس میں ایک دوسری کو لازم و ملزوم ہیں۔

فَأَمَّا مَنْ أُوتَى كِتَابَهُ بِيمِينِهِ (۷)

تو اس وقت جس شخص کے دابنے ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا،

فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا (۸)

اسکا حساب تو بڑی آسانی سے لیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس کے دو اپنے ہاتھ میں اس کا اعمال نامہ مل جائے گا اس کا حساب بغیر تخفیت نہایت آسانی سے ہو گا۔ اسکے چھوٹے اعمال معاف بھی ہو جائیں گے اور جس سے اس کے تمام اعمال کا حساب لیا جائے گا وہ ہلاکت سے بچے گا۔

جتاب رسول اللہ فرماتے ہیں:
منْ لُوقْشَ الحِسَابَ عَذْبٌ

جس سے حساب کا مناقشہ ہو گا وہ تباہ ہو جائے گا۔

تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ قرآن میں تو ہے کہ تیک اکوں کا حساب بھی ہو گا:

فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا
۲۷ فرمایا:

لَيْسَ ذَلِكَ بِالْحِسَابِ، وَلَكِنْ ذَلِكَ الْعَرْضُ، مَنْ لُوقْشَ الحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذْبٌ
در اصل یہ وہ حساب نہیں یہ تو صرف پیشی ہے۔ جس سے حساب میں پوچھ چکھے ہو گی وہ برپا ہو گا۔ مسند احمد
خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جس سے باقاعدہ حساب ہو گا وہ تو بے عذاب نہیں رہ سکتا۔
حساب یسیر سے مراد صرف پیشی ہے۔ حالانکہ اللہ خوب دیکھتا ہے۔

حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضورؐ سے سنا کہ آپ نماز میں یہ دعا مانگ رہے تھے:
اللَّهُمَّ حَاسِبِيْ حِسَابًا يَسِيرًا جَبْ آپَ فَارَثَ بُوْنَے تُوْ مِنْ نَوْچَاحَ حَسْنَوْرِيْ آسَانَ حِسَابَ كَيْا بَيْ؟ فرمایا:
صرف اعمال نامہ پر نظر ڈال لی جائے گی اور کہہ دیا جائے گا کہ جاؤ تم نے درکذر کیا لیکن اے عائشہ جس سے اللہ تعالیٰ
حساب لینے پڑے گا وہ ہلاک ہو گا۔ مسند احمد

وَيَنْقُلِبُ إِلَى أَهْلِهِ مَسْرُورًا (۹)

اور وہ اپنے والوں کی طرف بُوشی خوشی لوٹ آئے گا،

غرض جس کے دو اپنے ہاتھ میں نامہ اعمال آئے کا وہ اللہ کے سامنے پیش ہوتے ہی چھٹی پا جائے گا اور اپنے والوں کی طرف خوش خوش جنت میں واپس آئے گا۔

طبرانی میں ہے کہ رسول اللہؐ فرماتے ہیں تم لوگ اعمال کر رہے ہو اور حقیقت کا علم کسی کو نہیں عतیریب وہ وقت آئے والا ہے کہ تم اپنے اعمال کو پہچان لو گے بعض وہ لوگ ہوں گے جو بُوشی خوشی اپنوں سے ۲ ملیں گے۔ اور بعض ایسے ہوں گے کہ رنجیدہ افسرده اور ناخوش والپس آئیں گے۔

وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ (۱۰)

ہاں جس شخص کا اعمال نامہ اسکی پیچھے کے پیچھے دیا جائے گا

فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا (۱۱)

تو وہ موت کو بلانے لے گا،

وَيَصْلُى سَعِيرًا (۱۲)

اور بھر کتی ہوئی جہنم میں داخل ہو گا۔

اور جسے پیچھے پیچھے سے باہمیں ہاتھ میں باٹھ موز کرا اعمال نامہ دیا جائے گا وہ نقصان اور گھاٹے کی پکار پکارے گا۔ ہلاکت اور موت کو بلانے کا اور جہنم میں جائے گا دنیا میں خوب ہشاش بشاش تھا بے فکری سے مزے کر رہا تھا آخرت کا خوف عاقبت کا اندر یہ مطلق دھناب اسکورنخ غم یا سو وحمن اور رنجیدگی اور افسردگی نے ہر طرف سے گھیر لیا۔ یہ سمجھ رہا تھا کہ موت کے بعد زندگی نہیں اسے یقین نہ تھا کہ لوٹ کر اللہ کے پاس بھی جانا ہے۔

إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا (۱۳)

یہ شخص اپنے متعلقین میں (دنیا میں) خوش تھا،

إِنَّهُ ظَنَّ أَنَّ لَنْ يَحُورَ (۱۴)

اس کا خیال تھا کہ اللہ کی طرف لوٹ کر ہی نہ جائے گا،

بَلَى إِنَّ رَبَّهُ كَانَ بِهِ بَصِيرًا (۱۵)

یہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ اس کا رب اسے بخوبی دیکھ رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہاں اسے اللہ ضرور دوبارہ زندہ کرے گا جیسے کہ پہلی مرتبہ اس نے اسے پیدا کیا بھر اسکے نیک و بد اعمال کی جزا اوسزادے گا۔ بندوں کے اعمال و احوال کی اسے اطلاع ہے اور وہ انہیں دیکھ رہا ہے۔

فَلَا أَقْسِمُ بِالشَّفَقِ (۱۶)

بمحی شفق کی قسم،

سرخی کی قسم:

شفق سے مراد وہ سرخی ہے جو غروب آفتاب کے بعد آسمان کے مغربی کناروں پر ظاہر ہوتی ہے۔ زیادہ تر صحابہ تابعین اور سلف سے یہی مروی ہے۔ پھی شفق کناروں کی سرخی کو کہتے ہیں۔ وہ طلوع سے پہلے یا غروب کے بعد اور اہل صلت کے نزدیک مشہور یہی ہے۔

صحیح مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

وَقَتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغْبِ الشَّفَقُ

مغرب کا وقت شفق غائب ہونے تک ہے۔

وَاللَّيْلُ وَمَا وَسَقَ (۱۷)

اور رات کی اور اسکی جمع کردہ چیزوں کی قسم۔

وسق کے معنی ہیں جمع کیا۔ یعنی رات کے ستاروں اور رات کے جانوروں کی قسم۔ اسی طرح رات کے اندر ہرے میں تمام چیزوں کا اپنی اپنی جگہ چلے جاتا۔

وَالْفَمَرِ إِذَا اشَقَ (۱۸)

اور پورے چاند کی قسم

اور چاند کی قسم جب کہ وہ پورا ہو جائے بھر پور ہو جائے اور پوری روشنی والا بن جائے۔

لَئِرْكُبْنَ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ (۱۹)

یقیناً تم ایک حالت سے دوسری حالت پر پہنچو گے۔

کی تفسیر بخاری میں مرفوع حدیث سے مروی ہے کہ ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف چڑھتے چلے جاؤ گے۔ اور یہ مطلب بھی اس حدیث کا بیان کیا گیا ہے کہ اس سے مراد ذات نبی ہے۔ اور اسکی تائید حضرت عمر ابن مسعودؓ ابن عباسؓ اور عام اہل مکہ اور اہل کوفہ کی قرأت سے بھی ہوتی ہے۔ اگر قرأت لئرکبین (ب زیر سے)۔

یعنی کہتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ اے نبی! تم ایک آسمان کے بعد دوسرا۔ آسمان پر چڑھو گے۔ مراد اس سے م証عانت ہے یعنی منزل بہرل چڑھتے چلے جاؤ گے۔

سدیٰ کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ اپنے اپنے اعمال کے مطابق مزدیں طے کرو گے۔ جیسے حدیث میں ہے کہ تم اپنے سے اگلے لوکوں کے طریقوں پر چلو گے۔ بالکل برابر بیہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی کوہ کے سوراخ میں داخل ہوا ہو تو تم بھی بھی کرو گے۔ لوکوں نے کہا اگلوں سے مراد آپ کی کیا یہود و نصرانی ہیں۔ آپ نے فرمایا پھر اور کون؟

اہن مسحود فرماتے ہیں کہ بھی تو آسمان دھواں بن جائے گا پھر پھٹ جائے گا۔

حضرت سعید بن جبیرؓ فرماتے ہیں کہ یعنی بہت سے لوگ جو دنیا میں پست و ذیل تھے آخرت میں بلند ذی عزت بن جائیں گے اور بہت سے لوگ جو دنیا میں مرتبے اور عزت والے تھے وہ آخرت میں ذیل نامراہ ہو جائیں گے۔

امام ابن حجرؓ نے ان تمام اقوال کو بیان کر کے فرمایا ہے کہ صحیح مطلب یہ ہے کہ آپ اے محمدؐ خنت کاموں میں ایک کے بعد ایک میں پڑنے والے ہیں اور کوخطاب حضورؐ سے ہی ہے لیکن مراد سب لوگ ہیں کہ وہ قیامت کی ایک کے بعد ایک ہونا کی دیکھیں گے۔

فَمَا لِهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ (۲۰)

انہیں کیا ہو گیا کہ ایمان نہیں لاتے۔

وَإِذَا فَرِيَ عَلَيْهِمُ الْفُرَآنُ لَا يَسْجُدُونَ (۲۱)

اور جب انکے پاس قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے۔

بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُكَذِّبُونَ (۲۲)

بلکہ یہ کفار تو جھونا سمجھتے ہیں۔

وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوَعِّنَ (۲۳)

اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو کچھ یہ دلوں میں رکھتے ہیں۔

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ (۲۴)

انہیں المناک عذابوں کی خوشخبری سادو!

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انہیں کیا ہو گیا یہ کیوں نہیں ایمان لاتے؟ اور انہیں قرآن سن کر سجدہ میں گر پڑنے سے کوئی چیز روکتی ہے؟ بلکہ یہ کفار تو اسکا جھلاتے ہیں اور حق کی خالقت کرتے ہیں اور سرکشی میں اور برائی میں پختے ہوئے ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کی باتوں کو جنہیں یہ چھپا رہے ہیں بخوبی جانتا ہے۔ تم اے نبی! انہیں خبر پہنچاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے انکے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْتُونٍ (۲۵)

ہاں ایمان والوں اور نیک اعمال والوں کو بے شمار اور نہ ختم ہونے والا نیک بدلتا ہے۔

اللہ تعالیٰ پھر فرماتا ہے کہ اس عذاب سے محفوظ ہو کر بہترین اجر کے متحقق ایماندار نیک کردار لوگ ہیں۔ انہیں پورا پورا بے کثا بے حساب اجر ملے گا۔ جیسے اور جگہ فرمایا:

عَطَاءً غَيْرَ مَجْدُودٍ (11:108)

بعض لوگوں نے یہ بھی کہہ دیا ہے کہ بلا احسان۔

لیکن یہ معنے صحیک نہیں۔ ہر آن ہر لطف اور ہر وقت اللہ تعالیٰ عز وجل کے اہل جنت پر احسان و انعام ہوں گے۔ بلکہ صرف اسکے احسان اور اسکے فضل و کرم کی بناء پر انہیں جنت نصیب ہوئی نہ کہ اسکے اعمال کی وجہ سے۔

پس اس ماں کا تو یعنی اور مدام والا احسان اپنی تخلوق پر ہی ہے۔ اسکی ذات پاک ہر طرح کی ہر وقت کی تحریقوں کے لاکن ہمیشہ ہمیشہ ہے۔ اس لئے اہل جنت پر اللہ کی صحیح اور اس کی حمد کا الہام اسی طرح کیا جائے گا جس طرح سانس بلا تکلیف اور بے تکلف بلکہ بے ارادہ چلتا رہتا ہے۔

قرآن فرماتا ہے۔

وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (10:10)

ان کا آخری قول یہی ہو گا کہ س تعریف جہانوں کے پالنے والے اللہ کے لیے ہی ہے۔



© Copy Rights:
Zahid Javed Rana, Abid Javed Rana
Lahore, Pakistan
www.quran4u.com